Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم :- یکشنبہ ★ ۲۳ر شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۷ر شہادت ۱۳۳۴ھش ★ ۱۷ر اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۹۳

برطانیہ میں عام انتخابات کے لئے ۲۶ر مئی کی تاریخ مقرر کر دی گئی

موجودہ پارلیمنٹ ۶ر مئی کو توڑ دی جائے گی مسٹر انتھونی ایڈن کا اعلان

لندن ۱۶ر اپریل - برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے کل رات ایک نشری تقریر میں اعلان کیا کہ برطانیہ میں عام انتخابات ۲۶ر مئی کو ہوں گے۔ انہوں نے کہا میں نے ملکہ الزبتھ سے درخواست کی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ ۶ر مئی کو توڑ دی جائے۔ ملکہ نے یہ درخواست منظور کر لی ہے ۷ر جون کو نئی پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ جس میں منتخب شدہ ممبران پارلیمنٹ حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

حکومت قانون کی بالادستی کے اصول پر عمل پیرا رہیگی

مجلس دستور ساز نے جو قوانین پاس کر چکی ہے ان کی توثیق کیلئے فیڈرل کورٹ سے مشورہ کیا جائیگا

کراچی ۱۶ر اپریل - مرکزی حکومت نے کل رات ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت قانون کی بالادستی پر عمل پیرا رہے گی۔ چنانچہ سابق مجلس دستور ساز جو قوانین منظور کر چکی ہے۔ ان کی توثیق کے لئے فیڈرل کورٹ سے مشورہ کیا جائے گا۔ فیڈرل کورٹ نے پچھلے دنوں فیصلہ دیا تھا کہ مجلس دستور ساز کے پاس کردہ قوانین ناجائز ہیں کیونکہ مجلس دستور ساز نے انہیں جب پاس کیا تھا۔ تو گورنر جنرل نے ان کی منظوری نہیں دی تھی۔ اس کے بعد ۲۷ مارچ ۱۹۵۵ء کو جاری کردہ ایمرجنسی پاورز آرڈیننس کی دفعہ ۲ کے تحت سابق دستور یہ کے پاس کردہ ۳۵ قوانین کی توثیق عمل میں آئی۔ ۱۲ر اپریل کو فیڈرل کورٹ نے ایک اور مقدمے کے سلسلے میں فیصلہ دیا کہ گورنر جنرل کو سابقہ مجلس دستور ساز کے پاس کردہ قوانین کی اس طرح توثیق کا اختیار نہیں تھا اور جب تک دستور ساز کنونشن انہیں برقرار نہ رکھے وہ بے اثر ہیں۔ ان قوانین کی توثیق کس طرح کی جا سکتی ہے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دیگر معاملات کی طرح حکومت اس معاملے میں بھی فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا احترام کرے گی اور تاوقتیکہ نیا دستور ساز ادارہ وجود میں آکر دستور سازی کا کام شروع نہ کر دے۔ اس وقت تک کام چلانے کے لئے فیڈرل کورٹ سے اس بارے میں مشورہ کیا جائے گا۔ کہ سابقہ قوانین کی توثیق یا ان پر عملدرآمد کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

سابق امام مسجد لنڈن

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی تشریف آوری

ربوہ ۱۶ر اپریل - سابق امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کئی سال تک انگلستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۴ر اپریل کو بروز جمعرات ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ ۳۰ر مارچ کو بحری جہاز کے ذریعہ انگلستان سے کراچی پہنچے تھے۔ وہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد آپ لاہور ہوتے ہوئے پرسوں یہاں تشریف لائے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور نے بیماری کے حملے کے بعد پہلی دفعہ نماز باجماعت میں شرکت کر کے امامت فرمائی

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ر اپریل - میاں غلام محمد صاحب اختر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی فرودگاہ کراچی سے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"الحمد للہ آج بروز جمعہ ۱۵ر اپریل ۱۹۵۵ء کو حضرت صاحب نے اپنی فرودگاہ میں اس بیماری کے حملے کے بعد پہلی دفعہ نماز باجماعت میں شرکت کر کے امامت فرمائی اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اس خوشی میں حضور کی قیام گاہ کے جملہ اصحاب نے باہم مل کر ایک بکرا شکرانہ کے طور پر ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کرایا۔ مبارک ہو۔" (اختر)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے کل مورخہ ۱۵ر اپریل کو حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی۔

کراچی ۱۴ر اپریل بوقت چھ بجے شام :- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں حضور کی طبیعت اچھی رہی نیز رات بھی بفضلہ آرام سے گذری

بنکوں کے حسابات کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا

کراچی ۱۷ر اپریل - ہندوستان سے آنے والے مسلمان بنکوں میں جو حسابات چھوڑ آئے ہیں۔ اور ان کی جو امانتیں بنکوں کی تحویل میں ہیں ان کی واگذاشت کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

اس امر کا اعلان کل بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر مہر چند کھنہ نے کیا۔ وہ آجکل کراچی میں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسبارے میں پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اور میں ایک متفقہ فیصلے پر پہنچ گئے ہیں۔ اب دونوں حکومتوں کی طرف سے اس سمجھوتے کی توثیق باقی ہے۔

مصر اور اسرائیل کے تنازعہ پر سلامتی کونسل منگل کو غور کریگی

نیو یارک ۱۶ر اپریل - مصر اور اسرائیل کی سرحد پر جو کشیدگی پائی جاتی ہے اس پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس آئندہ منگل کو ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں عارضی صلح کمیشن کے صدر میجر جنرل برنز کی ایک نئی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اکثر سرحدی حادثات اس جوش اور کشیدگی کی وجہ سے پیش آتے ہیں جو غازہ کے واقعہ کے بعد پیدا ہو گئی تھی

بات چیت عنقریب مکمل ہو جائیگی

پیرس ۱۶ر اپریل - تونس کو داخلی خود مختاری دینے کے لئے آجکل جو بات چیت ہو رہی ہے وہ عنقریب ختم ہونے والی ہے بہت سے امور کے متعلق تصفیہ ہو گیا ہے کل رات تونس کے وزیر اعظم نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ اجلاس میں چند گھنٹوں کے اندر اندر بات چیت کامیابی سے ختم ہو جائے گی

کراچی ۱۶ر اپریل - وزیر اعظم مسٹر محمد علی ایشیائی افریقی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے آج کراچی سے جاکرتا روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ وفد میں وزیر قانون جناب حسین شہید سہروردی اور وزیر تجارت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ بھی شامل ہیں۔ پاکستانی وفد کا ایک حصہ پہلے ہی بانڈونگ پہنچ چکا ہے۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۵۵ء

قانون کا احترام

محترمہ فاطمہ جناح نے اپنے ایک حالیہ بیان میں فرمایا ہے کہ

"میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اور اب بھی زور سے کہتی ہوں کہ پاکستان کے حصول کا مطلب ہی یہ تھا۔ کہ یہ ایک جمہوری ملک ہوگا۔ خواہ آپ اس معاملہ کو اسلامی نظریات اور خواہ جدید جمہوری دستور العمل کے نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ جمہوریت کا قیام صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں قانون کا حکم چلتا ہو ایسا قانون جسکے سامنے خلیفہ یادشاہ اور طاقتور سے طاقتور شخصیت بھی جھک جائے۔ اور جس کا احترام سب کو کرنا چاہیئے۔ خواہ کسی کی کیسی پوزیشن ہو یہ ہے جمہوریت کی روح اور مغز۔ اگر قانون کا احترام مفقود ہو جائے تو اس کا نتیجہ انارکی اور انتشار ہوتا ہے"

ہماری رائے میں محترمہ فاطمہ جناح نے ان الفاظ میں ایک ایسی حقیقت بیان کی ہے جس کو آج کے سیاسی ماہرین یقیناً ایک طے شدہ چیز سمجھتے ہیں۔ جمہوریت کے معنے ہی یہ ہیں کہ جو قانون ملک میں نافذ ہو جائے اس کی پابندی پوری طرح کی جائے ورنہ اگر ملک کی کوئی شخصیت خواہ وہ کتنی ہی اونچی پوزیشن کیوں نہ رکھتی ہو اپنے آپ کو قانون سے بالا سمجھتی ہے۔ اور قانون ملکی کے آگے نہیں جھکتی۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اس سے بڑا ملک کا کوئی دشمن نہیں ہے۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اگرچہ پاکستان میں بعض عاقبت نا اندیش عناصر نے کوشش کی ہے۔ کہ یہاں قانون کی بجائے لاٹھی کا دور دورا ہو جائے۔ مگر بروقت اقدام سے ان کی کوشش ناکام بنادی گئی ہے۔ اور عوام میں ایک حد تک قانون پسندی کا جذبہ پہلے کی نسبت زیادہ ابھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

کسی ملک کا سب سے بڑا دشمن اندرونی خلفشار اور لاقانونی ہوتے ہیں۔ جس ملک میں عوام ذرا ذرا سی بات پر قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہو جائیں وہاں انتشار ضرور پیدا ہوگا۔ اور ملک کی ترقی کے ذرائع ضرور مسدود ہوں گے۔

اس لحاظ سے ہم [illegible]

کے جو ہمارے جدید ملک میں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اکثر لیڈر بجائے عوام کو انارکی پر ابھارنے کے قانون کا دروازہ کھٹکھٹانا صحیح لائحۂ عمل سمجھتے ہیں۔ اور خواہ ان کے دعاوی قانوناً صحیح نہ ہوں مگر وہ عدالت سے باہر اپنی خواہشات کی تکمیل مناسب نہیں سمجھتے۔ اس سے ملک کو یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ جہاں عدالتوں میں قانونی کارروائی چل جاتی ہے۔ وہاں ملک میں ترقی کے منصوبے اپنی جگہ اور اپنے حالات کے مطابق جاری رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود لیڈروں کے اختلاف آرا کے پاکستان کی رفتار ترقی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور وہ اپنے محدود ذرائع کا خاطر خواہ فائدہ اٹھاتا چلا گیا ہے۔ اور نہ صرف اقتصادی لحاظ سے اس کی حالت پہلے سے بہت اچھی ہے بلکہ بین الاقوامی ڈپلومیسی میں بھی مشرقی ممالک میں سے اسکو ایک مقام حاصل ہو چکا ہے بین الاقوامی لحاظ سے آج پاکستان تمام اسلامی ممالک کا محبوب بنا ہوا ہے۔ انجمن اقوام متحدہ میں اس نے تمام عالم اسلام کے مسائل میں پورا پورا حصہ لیا ہے۔ اور نہ صرف ان کی حمایت کی ہے۔ اور ان کے مسائل سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ بعض اسلامی ممالک کے مسائل میں نہ صرف ان کی راہ نمائی کی ہے بلکہ انجمن اقوام متحدہ کی سٹیج پر خود ان ممالک سے بھی بڑھ چڑھ کر ان کی وکالت کی ہے۔ مثلاً فلسطین۔ ٹیونس۔ مصر۔ اور مراکش کے مسائل میں پاکستان نے جو حصہ لیا ہے۔ خود ان ممالک کے راہ نما اس کے ثنا گو ہیں۔ چنانچہ مصری وفد کے قائد صالح سالم نے کراچی میں ایک بیان میں فرمایا ہے

"پاکستان نے عالم اسلام کو مضبوط بنانے اور اسے ایک لڑی میں پرو دینے کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔"

اسی طرح پچھلے دنوں مراکش کے زعما نے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ کے متعلق یہاں تک کہا کہ "ٹیونس کی تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔" اور بعض اسلامی ممالک تو پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے ہر تقریر معتقد ہوئے [illegible] ممالک کے عوام [illegible]

کا نام ان کے نام پر رکھنے لگے ہیں۔

پاکستان اسلامی ممالک کی یہ مخلصانہ امداد اسی لئے کر سکا ہے کہ خداتعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے عوام کی ذہنیت عام طور پر قانون پسندانہ ہے۔ اگرچہ تعلیم کی کمی اور بعض دوسرے وجوہات کی بنا پر بعض عاقبت نا اندیش عناصر ان کی سادہ دلی اور اخلاص کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے انہیں غلط راستہ کی طرف ڈالنا چاہتے رہے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ محترمہ فاطمہ جناح کے یہ الفاظ جو ہم نے شروع میں پیش کئے ہیں۔ ملک میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جائینگے اور ہمارے لیڈر انکو کبھی فراموش نہیں کرینگے اور خواہ سیاسی جنگ میں کوئی مرحلہ آجائے قانون کے حدود سے باہر نہیں جائیں گے اور عوام کو قانون کے احترام کی تلقین کرنا اپنا سب سے پہلا فرض خیال کریں گے۔

"ذوالقوۃ المتین" تجھے قوت عطا کرے

— از صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب —

"ذوالقوۃ المتین" تجھے قوت عطا کرے
تیرا سفر ہو باعثِ صحت خدا کرے

جائیں جہاں بھی سایۂ رحمت ہو ساتھ ساتھ
خود ہی کریں فرشتے حفاظت خدا کرے

پالیں وہ راہِ حق کو جو دیکھیں وجودِ پاک
ہو دور ان کے دل کی شقاوت خدا کرے

پھر جستجو تلاشِ صداقت کی وہ کریں
پیدا ہو ان کے دل میں یہ رغبت خدا کرے

تثلیث پارہ پارہ ہو وحدت کا ہو قیام
ٹوٹے صلیب پھر بکرامت خدا کرے

مضبوط تر ہو وحدتِ ملت خدا کرے
بڑھتی رہے یہ باہمی الفت خدا کرے

کھائے ہوئے مرض میں بھی غم ہیں جہان کا
رخشاں رہے یہ آیتِ رحمت خدا کرے

ہو عرش تک رسائی دلوں کی پکار کی
پہنچے یہ سارا شورِ قیامت خدا کرے

احباب فائدہ اٹھائیں

حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہر روز بعد نماز عصر مسجد حلقہ ج میں متفرق مذہبی مسائل کے متعلق گفتگو فرماتے ہیں۔ اور بعض احباب کے استفسارات کے جوابات بھی دیتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس مفید مجلس میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ خاکسار۔ فضل الرحمن زعیم حلقہ ج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے پیغام ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) دوستوں نے سفرِ امریکہ کے لئے گزشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حفاظت خاص لینے جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو .... میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا۔ کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا۔ اس کو پورا کریں۔

(۲) دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ ہی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت اور جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان پہنچ جانے اور بس جانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئیگا مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپے یا اس سے زائد لینا چاہیئے۔ اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں اماننداروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کما لیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائیگا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔" (الفضل ۱۲ اپریل)

جملہ جماعتوں اور احباب کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں کیا کوشش فرمائی ہے۔ اور اس سلسلے میں اپنی سعی اور جدوجہد کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی مدد کے سلسلے میں

خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی شاندار مساعی

از مکرم مہتمم صاحب خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گزشتہ دنوں کوئٹہ میں جو دردناک زلزلہ آیا اس کے نتیجہ میں جو تباہی ہوئی۔ اس کی رپورٹیں احباب اخبار الفضل میں پڑھتے رہے ہوں گے۔ حکومت مرکزیہ اور حکومت بلوچستان نے اس سلسلہ میں مصیبت زدگان کے لئے امدادی فنڈ جاری کیا۔ اور اجناس و پارچات کے سلسلہ میں بھی امداد بہم پہنچائی ہے۔

خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے بھی اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے مصیبت زدگان کی امداد کا پروگرام بنایا۔ اور ملحقہ دیہات میں جا کر لوگوں کی ہر طرح خدمت کی

۶ مارچ کو خدام مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے اور وہاں ایک معین پروگرام کے ماتحت زلزلہ سے متاثر ایک گاؤں کلی عالمو کے لئے روانہ ہوئے کلی وہاں کی زبان میں گاؤں کو کہا جاتا ہے۔ اس قافلہ کے ساتھ ایک من بھنے ہوئے چنے بیس سیر گڑ۔ مٹی کا تیل۔ بہت سی روٹیاں تھیں۔ ان اشیائے خوردنی کے علاوہ جو ادویات ہمراہ لی گئیں وہ مندرجہ ذیل تھیں

Multi Vitamin Tablets
Boric Zinc Ointment
Soda Bicarb
Soda Salicylas
Arpro
Sulphamezathine

ان ادویات کا اکثر حصہ بازار سے خریدا گیا۔ اور کچھ حصہ ایک مقامی بزرگ نے عطیہ دیں۔

گاؤں پہنچکر ایک آدمی جو اپنا مکان بنا رہا تھا کے ساتھ مل کر اسے تعمیر میں ہر ممکن مدد بہم پہنچائی۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے پاس سامان ختم ہو گیا۔ تو ایک اور آدمی کے پاس پہنچے۔ اور اس کے مکان کی تعمیر میں ممکن امداد بہم پہنچائی یہاں تک کہ اس کا سامان تعمیر بھی ختم ہو گیا۔ بعد ازاں گاؤں کے اہالیان میں روٹیاں چنے گڑ اور مٹی کا تیل تقسیم کیا۔ گاؤں کے دو صد افراد اس میں حصہ دار بنے۔

اس دن ۲۷ خدام نے صبح دس بجے سے لے کر شام کے ۵½ بجے تک کام کیا۔ اور ان میں دو معمار مستری لال دین صاحب اور مستری محمد صدیق صاحب جو انصار میں سے ہیں شامل ہوئے۔ اور نہایت اخلاص اور تعاون کے ساتھ خدام کا ہاتھ بٹایا۔

گاؤں کی مسجد میں سایہ کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے نمبردار کی درخواست پر ۲۰ خالی عمدہ بوریاں بھی دی گئیں اور پانچ خالی بوریاں ایک آدمی محمد عظیم صاحب جس کا مکان تعمیر کیا تھا کو دی گئیں۔

اس کے بعد گاؤں کا جائزہ لیا گیا۔ اور خدام نے فیصلہ کیا کہ ایک بیوہ عورت کا مکان قابل تعمیر ہے اس لئے ایک مستری بھی مہیا کیا گیا۔ اور کیلیں برائے تعمیر دی گئیں۔

مورخہ ۱۲ مارچ کو پھر خدام الاحمدیہ اسی گاؤں گئے۔ اور بڑھیا بیوہ عورت کے کمرے ۱۰×۲ فٹ کی تعمیر کی گئی۔ اس کے بعد ایک اور شخص کے دو کمرے ۱۱×۲۰ اور ۱۲×۱۱ فٹ مکمل کیے گئے دونکانوں کی چھتوں پر گارے کا پلستر کیا گیا اور ۹ خدام نے صبح سے لے کر شام تک کام کر کے خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

اس بڑھیا کو علاوہ تعمیر مکان کے، ایک من آٹا بطور امداد دیا گیا۔ اور تعمیر کے وقت ۱۲ سیر کیل استعمال کی گئیں۔

ایک اور بڑھیا عورت کو مبلغ ۱۵ روپے بطور امداد پیش کئے۔ ابھی خدام کام کر رہے تھے۔ کہ نواب زادہ جہانگیر شاہ صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ صاحب بہادر تشریف لائے۔ اور خدام کے کام کو دیکھ کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور بہت متاثر ہوئے۔

۲۰ مارچ کو بروز اتوار ایک اور گاؤں کلی کوتوال جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس دن صبح ساڑھے آٹھ بجے بعد دس سائیکلوں پر خدام روانہ ہوئے۔ کلی کوتوال پہنچکر ایک غریب آدمی حاجی عبد ... کے مکان کی تعمیر کی۔ اس کا ایک کمرہ ۱۵×۱۲

پہلے تین فٹ کی دیوار تعمیر کی۔ جس کے بعد ۶ تا ۸ گیلیاں نصب کرکے ان کے اوپر قینچیاں تیار کرکے فِٹ کی گئیں۔ اس کے بعد ان کے اوپر چادریں اور کپڑے ڈال کر لپائی کردی گئی۔ اسی طرح چاروں طرف بھی یہی سامان لگاکر لپائی کردی گئی۔

کلی کوتوال میں دو جگہ تعمیر کا کام کیا گیا۔ حاجی عبدالرحمٰن کا مکان بنانے کے بعد ایک شخص صاحبدار نامی نے لکڑیوں کا ڈھانچہ تیار کیا ہوا تھا۔ اس کے اوپر چھت ڈال کر لپائی کی گئی۔ اور اس مکان کی چاروں اطراف کو بھی مکمل کرکے لپائی کی گئی۔ اس شخص کو کیل خدام الاحمدیہ نے مہیا کئے۔

تیسرا کمرہ ایک اندھی بڑھیا کا تیار کیا گیا۔ یہ کمرہ بھی 11x15 فٹ کا تھا۔ اس کو شروع سے آخر تک نہایت جانفشانی کے ساتھ خدام نے مکمل کیا۔ لکڑیوں کا ڈھانچہ تیار کرکے چھت ڈالی گئی۔ اور لپائی کی گئی۔ اس کمرے کی تعمیر میں بھی جس قدر کیل صرف ہوئے۔ خدام الاحمدیہ نے اپنی طرف سے لگائے۔ اس بڑھیا کا نام فتح خاتون تھا۔

چوتھا کمرہ ایک لنگڑی بڑھیا سسی کا تھا۔ اس مکان کی تعمیر کا ایک منظر خالد کے شمارہ اپریل میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ جو احباب دلچسپی رکھتے ہوں۔ خالد میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس مکان کی تیاری سے پہلے اس کا سارا ملبہ صاف کیا گیا۔ اور اندر کا فرش کوٹ کر تیار کیا گیا۔ اور پھر حسب سابق چاروں طرف گیلیاں کھڑی کرکے لکڑیوں کو جوڑا گیا۔ اس بڑھیا کو سامان مہیا کرنے کے لئے -/۱۲ روپیہ نقد بھی دیئے گئے۔ اور کیل خدام الاحمدیہ کی طرف سے خرچ کئے گئے۔

پانچواں کمرہ ملک عبدالعزیز صاحب کا تیار کیا گیا۔ یہ مکان بھی دوسرے مکانوں کی طرح گیلیاں نصب کرکے اور پھر لکڑیوں کا ڈھانچہ چھت کے لئے تیار کیا گیا۔ اور اطراف میں لپائی کی گئی۔

اس کام میں پچاس خدام نے نہایت جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ مکرم مستری محمد صدیق صاحب جو انصاراللہ کے ممبر ہیں۔ نے نہایت تعاون کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا ہاتھ بٹایا۔ ان کے علاوہ مستری محمد صادق صاحب مستری نذیر احمد صاحب اور مستری حمیداللہ صاحب اپنی نگرانی میں خدام کے ساتھ کام کرتے اور کراتے رہے۔

کام کے دوران میں عبدالصمد صاحب ایڈیٹر نوائے بلوچستان اور نمائندہ اخبار جنگ۔ نوائے وقت وتعمیر تشریف لائے۔ اور ہمارے کام کا معائنہ کیا۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔

ایک دوست مسٹر اے کے بلوچ نے (جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے) ۳۰ سیر چاول برائے تقسیم غرباء پیش کئے۔ جو مستحقین میں تقسیم کردیئے گئے۔

ان کاموں کا اثر ملحقہ دیہات پر بھی پڑ رہا ہے۔ قرب وجوار سے بھی لوگ امداد کی درخواستیں لے کر آرہے ہیں۔ مثلاً کلی شہابو۔ اور کلی کوتوال سے درخواستیں آرہی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ خدام کوئٹہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کا یہ شاندار کام دوسرے لوگوں کے لئے مشعلِ ہدایت ہو۔ اس مختصر نوٹ سے احباب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدام کوئٹہ کتنی امداد کے مستحق ہیں۔ اس لئے جس قدر ہو سکے۔ ان کی امداد فرمائیں۔

خاکسار حسن محمد خان مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

ہم خرما ہم ثواب

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امانت خاص کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا نظارت بیت المال کی طرف سے فارم امانت خاص بھی جماعتوں کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ عہدیداران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور کی اس تحریک میں خود حصہ لیکر اور دیگر احباب کو تحریص دلاکر ثواب دارین حاصل فرمائیں پُر کردہ فارم اور روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال کیا جائے

ناظر بیت المال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفس مطمئنّہ کے بغیر انسان نجات نہیں پاسکتا

میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا۔ اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں۔ جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد ... رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے۔ اور ان کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا۔ تو ان پر حسرتوں اور بیجا آرزوؤں کی آگ بھڑکی۔ اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے۔ جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بیجا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گذرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کردیتے ہیں۔ اور اس کے لئے ایک دوزخ تیار کردیتے ہیں۔ اس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ جب وہ ان سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس گھڑی کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ کسی چیز سے جب محبت ہو۔ تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے۔ جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کردیتی ہے۔ اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کردیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے۔ کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پاسکتا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ کہ نفس امارہ کی حالت میں انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے۔ اور لوامہ میں اسے شیطان سے ایک مجاہدہ اور جنگ کرنا ہوتا ہے۔ کبھی وہ غالب آجاتا ہے۔ اور کبھی شیطان۔ مگر مطمئنہ کی حالت ایک امن اور آرام کی حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ آرام سے بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آخری حالت میں کس قدر استراحت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے نفس مطمئنہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف چلا آ۔ ظاہر کے لحاظ سے تو یہ مطلب ہے۔ کہ جان کندن کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے۔ کہ اے مطمئن نفس اپنے رب کی طرف چلا آ۔ وہ تجھ سے خوش اور تو اس سے راضی۔ چونکہ قرآن کے لئے ظاہر اور بطن دونوں ہیں۔ اس لئے بطن کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ اے اطمینان پر پہنچے ہوئے نفس اپنے رب کی طرف چلا آ۔ یعنی تیری طبعاً یہ حالت ہوچکی ہے۔ کہ تو اطمینان اور سکینت کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے۔ اور تجھ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی بُعد نہیں ہے۔ لوامہ کی حالت میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر مطمئنہ کی حالت میں ایسا ہوتا ہے۔ کہ جیسے پانی اوپر سے گرتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کرجاتی ہے۔ اور وہ خدا ہی کی محبت سے جیتا ہے۔ غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے ایک جلانے اور جہنم کے پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ جل جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کا منشاء ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہوتی ہے۔ جس طرح زندگی کے لئے لوازم زندگی ضروری ہیں۔ اس کی زندگی کے لئے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے۔

نفس مطمئنہ کی یہ نشانی ہے۔ کہ کسی خارجی تحریک کے بدوں ہی وہ ایسی صورت پکڑ جاتا ہے۔ کہ خدا کے بدوں رہ نہیں سکتا۔ اور یہی انسانی ہستی کا مدعا ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ فارغ انسان شکار شطرنج۔ گنجفہ وغیرہ اشغال اپنے لئے پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر مطمئنہ جبکہ ناجائز اور عارضی اور بسا اوقات رنج اور کرب پیدا کرنے والے اشغال سے الگ ہوگیا۔ اب الگ ہو کر منقطع عالم اسے کیوں یاد آوے۔ اس لئے خدا ہی سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہ امر بھی دل سے محو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یا یہ کہو کہ اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کے دُور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے۔ مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے۔ اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے۔ پس جب انسان جھوٹی اور نمائشی ہاں عارضی اور رنج پر ختم ہونے والی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا۔ اور خدا کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔ پس اس آیت یا ایتھا النفس المطمئنۃ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا آواز دینا یہی ہے۔ کہ درمیانی حجاب اٹھ گیا۔ اور بُعد نہیں رہا۔ یہ متقی کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔ جب وہ اطمینان اور راحت پاتا ہے۔ دوسرے مقام پر قرآن شریف نے اس اطمینان کا نام فلاح اور استقامت بھی رکھا ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم میں اسی استقامت یا اطمینان یا فلاح کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ اور خود مستقیم کا لفظ بتلا رہا ہے۔" (ملفوظات)

اسلام کا نظام مالیات

(از مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب منیر)

مالیات کا صحیح نظام جس سے آمد و صرف میں توازن رہے۔ ریاست یا سٹیٹ (مملکت) کا بنیادی ستون ہے۔ ارباب سیاست اس سے بخوبی آگاہ ہیں ہر ملک یا ہر قوم کے مالیاتی نظام کو پرکھنے کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ مال کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان کے مصارف کیا ہیں۔

اسلام کا مالیاتی نظام ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے۔ جہاں وہ مال کے حصول کے ذرائع بتاتا ہے۔ وہاں وہ اس کے خرچ کی لائنیں بھی تجویز کرتا ہے

قبل اس کے کہ دونوں پہلوؤں کی وضاحت کی جائے۔ اسلام کا بنیادی نظریہ دربارہ نظام مالیات پیش کیا جاتا ہے۔

اسلام اپنے تمام نظاموں کی خواہ سیاسی ہوں یا اقتصادی، تمدنی ہوں یا مالیاتی انبیاد اس نظریے پر رکھتا ہے۔ کہ اصل مالکیت خداتعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور جب ہر قسم کے تمام مالوں کا سرچشمہ وہی ہے۔ تو پھر اسی کے حکم کے مطابق ان کو حاصل اور خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ زخرف ع یوں فرماتے ہیں۔

تبارک الذی لہ ملک السمٰوات والارض وما بینھما وعندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون

کہ بہت برکت والا وہ خدا وند ہے۔ جس کے پاس زمین و آسمان کی بادشاہت ہے۔ اسی طرح جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ وہ بھی اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ اسی کے پاس ہی ان کی ترقی و تباہی کا علم ہے اور تمام چیزوں نے انجام کار اسی کے پاس جانا ہے۔

لیکن اس کلی مالکیت کے ساتھ اسی نے بنی نوع انسان کو تمام چیزوں میں جائز تصرف کی اجازت دی ہے اور اس تصرف میں تمام انسان یکساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر وانت علی کل شیء قدیر۔ (آل عمران ع۳)

یعنی اے مخاطب تو کہدے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو مساوی حقوق عنایت فرمائے ہیں۔ پھر جس کو وہ چاہتا ہے رداۓ خلعت سے نوازتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بوجہ اس کے بد اعمال کے محروم رکھتا ہے۔ یقیناً تمام قسم کے مال و منال اسی مقتدر ہستی کے زاویۂ اقتدار میں ہیں۔ اور فرمایا ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً (بقرہ) یعنی دنیا کی سب چیزیں تمام مخلوقات کی مساوی ملک ہیں

ان آیات میں تو اجمالاً مال کا ذکر تھا ہے۔ دوسرے مقام پر خدا تمام قسم کے اموال کو اپنی ملکیت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

وآتوھم من مال اللہ الذی آتاکم (نور ع)

کہ تم خدا کے عطا کردہ مالوں میں سے خرچ کیا کرو جس طرح اسلام نے دیگر احکام میں اصولی تعلیم دی ہے۔ اسی طرح اس نے نظام مالی میں بھی ایک اصول ملحوظ رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تمام بنی نوع انسان سے شفقت و رحم کا برتاؤ کرتا ہے۔ اور کسی جان کو اس کی مقدرت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔ فرمایا لا اکراہ فی الدین (بقرہ) کہ دین میں کسی قسم میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے تمام احکام رضا و رغبت سے بجا لانے پر ہی قابل ستائش سمجھے جاویں گے۔

اصولی احکام کے بعد اب نظام مالیات کے آمد و صرف کے پہلوؤں کو پیش کیا جاتا ہے۔

ذرائع آمدنی

اسلامی حکومت میں حکومتی خزانہ کو "بیت المال" کہا جاتا ہے۔ بیت المال کے اہم ذرائع آمدنی یہ ہیں۔ خراج۔ عشر۔ جزیہ۔ زکوٰۃ۔ فے۔ مال غنیمت۔ صدقات۔ عشور وقف۔ لاوارث اموال۔ حکومتی ٹیکس۔

۱۔ خراج:۔ یہ نقد یا پیداوار کی ایک معین مقدار کا نام ہے۔ جو غیر مسلموں کی ان زمینوں سے لیا جاتا ہے۔ جن پر مسلمانوں نے مقابلہ کے بعد یا صرف صلح کے بعد تسلط قائم کیا ہو۔ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے خراج وصول کرنے کے دو طریق معلوم ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ پیمائش کا تھا۔ جس میں زمین کی پیمائش یا تخمینہ کے بعد نقد یا پیداوار کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی جاتی تھی۔ اور وقت مقررہ پر وصول کر لی جاتی اس سے غرض نہ تھی کہ کیا بویا گیا۔ کتنا بویا گیا۔ اور کیا پیدا ہوا۔

دوسرا طریق بٹائی کا تھا۔ اس میں پیداوار کا ایک معین حصہ مقرر کر دیا جاتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فتح خیبر کے بعد خیبر کی زمین کے بارے میں یہی طریق اختیار کیا تھا۔

امام ابن حزم رقمطراز ہیں۔

ان آخر فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ان مات ان اعطاء الارض بنصف ما یخرج منھا من الزرع ومن الثمر ففعلہ علیہ السلام فی خیبر ھو الناسخ

(محلی ابن حزم جلد ۸ احکام المزارعۃ)

یعنی امام ابن حزم فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل جو وفات تک جاری رہا یہ تھا کہ آپ پیداوار کی نصف بٹائی پر زمین دیا کرتے تھے۔ اور کھجوروں کا باغ بھی پیداوار کی نصف بٹائی پر دیا کرتے تھے۔ پس چونکہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ تھا۔ جو آپ نے خیبر میں نافذ کیا۔ اور آپ کی وفات تک اس پر عمل کیا گیا۔ اسلئے اگر کوئی حدیث اس کے خلاف ہے۔ تو یہ فیصلہ اسکو منسوخ کرتا ہے

۲۔ عشر:۔ یہ بھی نقد یا پیداوار کی معین مقدار کا نام ہے۔ جو کہ زمیندار مسلموں سے وصول کی جاتی ہے۔

ازروئے اسلام زمین دو قسموں کی ہوتی ہے۔ ایک عشری اور ایک خراجی۔ عشر چونکہ زکوٰۃ کا قائمقام ہے۔ اس لئے آئمہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عشر صرف ان زمینوں کے ہے جن کے مالک مسلمان ہو جائیں۔ کیونکہ زکوٰۃ صرف مسلمانوں سے لی جا سکتی ہے۔ آگے خراجی زمین کے متعلق پھر اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ جب اس زمین کا مالک مسلمان ہو جاوے تو اس کی زمین عشری ہو جاوے گی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عشری اور خراجی زمین کے لحاظ سے ہے۔ مالک کے لحاظ سے نہیں۔ اگر خراجی زمین کو مسلمان خریدے تو وہ عشری نہیں بن جاتی۔ کیونکہ جو حق ایک وقت میں قائم ہو گیا۔ وہ مالک کے بدلنے سے بدل نہیں جاتا۔ اس بناء پر انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ ہندوستان کی زمین خراجی ہے عشری نہیں۔ خواہ بعد میں اس کے مالک مسلمان بن گئے ہوں۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ اگر غیر مسلموں کی مفتوحہ زمین کو امام وقت مسلم افواج کی رضامندی سے حکومت کے قبضے میں رکھے۔ اور اس کے کاشتکار مفتوح قوم کے افراد ہی ہوں۔ تو پھر تو وہ خراجی ہو گی۔ لیکن اگر فوج میں تقسیم کر دی۔ تب عشری ہو گی۔ تفصیل کے لئے احکام السلطانیہ للماوردی صـ۱۳۲ ملاحظہ فرماویں۔

خلافت راشدہ کے زمانہ میں صوبجات کے گورنروں پر خراج و عشر کی وصولی پر کڑی نگرانی ہوتی تھی جس سے ان کو بے اعتدالیوں کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس دور میں پیمائش کے طریقے سے خراج یا عشر وصول کیا جاتا تھا۔ اور زمین کی زرخیزی اور پیداوار کی نوعیت کا لحاظ رکھا جاتا تھا پھر خراج نقد کی صورت میں یا پیداوار کی شکل میں دیا جاسکتا تھا۔ گورنروں کا فرض تھا کہ آبپاشی کی سہولتیں مہیا کریں اور ترقی زراعت کی دوسری تدابیر عمل میں لائیں

۳۔ جزیہ۔ یہ اسلامی حکومت میں بسنے والی غیر مسلم رعایا سے جن کو اصطلاح میں ذمی واہم فی ذمۃ اللہ وذمۃ الرسول وخلفاءھم کہا جاتا ہے۔ لیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صٰغرون (توبہ ع۴)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مسلموں پر جزیہ کی ادائیگی اسی وقت تک ہو گی۔ جب تک وہ ایمان نہیں لے آتے۔ گویا مسلمان ہونے پر ان سے جزیہ نہیں لیا جاوے گا۔

خراج و جزیہ میں فرق یہ ہے۔ کہ خراج غیر مسلم کی زمین پر یا غیر مسلم رعایا سے لیا جاتا ہے۔ اور اسلام لانا یا نہ لانا دونوں صورتوں میں باقی رہتا ہے۔ مگر جزیہ کی ادائیگی قبول اسلام تک ہو گی۔

دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ جزیہ کی بنیاد نص قرآنی پر ہے۔ اور خراج کی بنیاد "اجتہاد" پر ہے۔

یہ یاد رہے کہ جزیہ ذمیوں سے زکوٰۃ کی جگہ پر لیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ دہندہ و جزیہ دہندہ دونوں کو اسلامی حکومت میں مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ جزیہ کی رقم ذمیوں کی فلاح و بہبود میں تعلیم و ترقی اور دیگر ضروریات پر صرف ہوتی ہے۔

ایام ماضیہ میں جو رقوم جزیہ کی وصول کی جاتی تھیں۔ ان کا ذکر حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کیا ہے۔

"جزیہ دولت مندوں سے ۴۸ درھم سالانہ متوسط طبقہ سے ۲۴ درہم سالانہ اور ادنےٰ طبقہ سے ۱۲ درہم سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وصول کیا جاتا تھا۔ غریبوں۔ بے بسوں۔ اندھوں۔ اپاہجوں۔ مجنونوں اور دوسرے معذور افراد سے یہ جزیہ نہیں لیا جاتا تھا۔ راہب اگر متمول نہ ہوتے تو انہیں جزیہ ادا نہ کرنا پڑتا تھا۔ یہ صرف عاقل۔ بالغ اور آزاد مردوں پر واجب تھا نیز عورتوں اور بچوں سے بھی نہ لیا جاتا تھا۔"

(کتاب الخراج صـ۶۹ و صـ۷۲)

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

عازمین حج توجہ فرمائیں!

ابھی تک صرف دس احباب کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ امسال وہ حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں جملہ عازمین حج سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پتوں سے جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ اخبار کے ذریعہ سب کا باہمی تعارف کرا دیا جائے۔ مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان برائے انسداد بے روزگاری

مجلس مشاورت سال رواں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دفتر ہذا بے روزگاروں کی فہرست مکمل کرائے اور ایسے احباب کی فہرست بھی رکھے جو کہ بیکار دوستوں کے برسر روزگار کرانے میں تعاون فرمائیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان دفتر ہذا میں اپنی جماعت کے بے روزگار دوستوں کی فہرستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(۱) نام معہ ولدیت و پورا پتہ (۲) قوم و خاندانی پیشہ (۳) عمر (۴) تعلیمی قابلیت۔ (۵) عملی تجربہ اگر ہو (۶) قد، وزن، ناپ، چھاتی

(۷) دینی کوائف: ا۔ تاریخ بیعت۔ ب۔ اخلاقی حالت۔ ج۔ خدمات سلسلہ۔ د۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی جماعت

قائم مقام ناظر امور عامہ ربوہ

تحریک جدید کے بقایا دار اور ۳۱ مئی

یہ بات وضاحت سے بتائی گئی ہے کہ انیس ۱۹ سالہ کتاب میں ان کا نام ہی آئے گا جنہوں نے انیس ۱۹ سال پورے اشاعت اسلام میں مدد دی ہو اور ان کی وہ رقم بھی جو ہر سال دی گئی ہو دکھائی جائے گی۔ کسی نہ کسی وجہ سے بعض احباب کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے جس کی دفتر اطلاع دے چکا ہے ممکن ہے کسی کو اطلاع نہ ملی ہو اس لئے ایسے احباب کیلئے جو سمجھتے ہیں یا دل میں شبہ رکھتے ہیں کہ بعض سال نہیں دیئے۔ انہیں دفتر سے اپنا بقایا معلوم کر کے ادا کرنا چاہئیے اور جن کو اطلاع ہو چکی ہے وہ بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرالیں اور دفتر کو جواب دیں۔ بقایا داران کے بقایا کا ہی انتظار ہے تا ان کے نام بھی درج فہرست ہو جائیں۔ چاہیئے کہ ۲۹ رمضان المبارک یا ۳۱ مئی تک بقائے ادا کر دیئے جائیں۔ ورنہ بقایا داران کے نام فہرست سے کٹ جائیں گے۔ پس قبل اس کے کہ نام کٹ جائیں۔ احباب اپنے بقائے ۳۱ مئی تک ادا کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آج کل صحت زیادہ خراب ہے اور کمزوری بے حد ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

محمود احمد سعید واقف زندگی حال ربوہ

(۲) خاکسار کے والد محترم جناب چودھری شریف احمد صاحب منیجر دی ایسٹ افریقن کمپنی لمیٹڈ کراچی تقریباً دو ہفتہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے دائیں ہاتھ اور زبان پر ابھی اثر باقی ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کے والد محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

رشید احمد شاہین کراچی

(۳) راشد حسین خاں ابن حامد حسین خاں صاحب مبرتقی ۱۲ دسمبر سے بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میری ہمشیرہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ طاہر احمد ظفر ابن شیخ محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ لائلپور کلکٹر آفس (دار الحکومت ربوہ)

(۴) میرے والد صاحب ملک میر محمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

ملک عبد العظیم خاں ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زیاں تحصیل پسرور سیالکوٹ

(۵) میں امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

محمد احمد یحییٰ بمقام کٹھیالیاں براستہ بدوملہی

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بڑے بھائی چودھری غلام احمد صاحب چک ۲۵ ج ب رتن ضلع لائلپور کی بچی عزیزہ نصرت بیگم بعمر ۲½ سال جو کافی عرصہ سے بیمار تھی وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

اقبال احمد جالندھری دفتر حفاظت مرکز ربوہ ضلع جھنگ

مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کے سلسلے میں

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی مساعی کا اخبارات میں ذکر

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کے لئے جو امدادی کام شروع کیا ہے۔ اس کے متعلق وہاں کے اخبارات میں متعدد نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ بعض کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:-

اخبار میزان کوئٹہ ۱/۴/۵۵ کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"جماعت احمدیہ نے زلزلہ زدگان کے لئے امدادی اقدامات شروع کر دیئے"

کوئٹہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۵ء۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے کوئٹہ کے مضافات میں زلزلہ زدگان کے لئے امدادی اقدام شروع کر دیئے ہیں۔ اس جماعت کے ایک شعبہ انصار اللہ نے اب تک متاثرہ علاقوں میں ایک ڈاکٹر کی زیر نگرانی تقریباً سات سو اشخاص کو طبی امداد بہم پہنچائی ہے طبی امداد کے دوران میں غریب لوگوں میں کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔

جماعت کے دوسرے شعبہ خدام الاحمدیہ نے دیہات کے مستحق باشندوں کے لئے زلزلہ پروف پناہ گاہوں کی تعمیر بھی شروع کر دی ہے۔ جماعت کے تقریباً ۵۰ کارکن رضا کارانہ خدمات میں مصروف ہیں۔ اب تک یہ کارکن دس مکان تعمیر کر چکے ہیں۔ کلی عالمو اور کلی کوتوال میں دس مزید مکانوں کے لئے عمارتی سامان بہم پہنچایا جا چکا ہے۔

امیر جماعت احمدیہ میاں بشیر احمد نے متاثرہ علاقوں میں اے۔ پی۔ اے کو بتایا۔ کہ ہمارے کام کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ عوام میں اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ لوگوں میں یہ جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے اپنے مکان تعمیر کرنے شروع کر دیئے ہیں"

اسی قسم کے نوٹ اخبار ڈان کراچی مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۷ اور اخبار پاکستان سٹینڈرڈ کراچی صفحہ ۳ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئے ہیں۔ (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان

نظارت تعلیم و تربیت کے پاس جو جماعتوں کی طرف سے تراویح رمضان میں قرآن کریم سنانے کے لئے حفاظ صاحبان کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ ان کی اطلاع کے لئے نیز حفاظ صاحبان کی اطلاع کے لئے تقسیم حفاظ کا نقشہ شائع کیا جاتا ہے:-

(۱) حلقہ مسجد مبارک ربوہ حافظ محمد رمضان صاحب فاضل۔ (۲) محلہ الف ربوہ حافظ ملک محمد صاحب (۳) محلہ دار الرحمت ربوہ۔ حافظ عبید اللہ صاحب (طالب علم) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ حافظ عبد اللہ صاحب (۵) مسجد احمدیہ جماعت احمدیہ لاہور۔ حافظ محمد اعظم صاحب۔ (۶) جماعت احمدیہ لائل پور حافظ شفیق احمد صاحب جامعہ۔ (۷) جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ حافظ فتح محمد صاحب

(۸) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد۔ حافظ عزیز احمد صاحب ضیوٹی (۹) جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ حافظ محمد سلیمان صاحب (۱۰) جماعت احمدیہ ملتان۔ حافظ عبد المالک صاحب جامعہ (۱۱) جماعت احمدیہ گھسیٹ پور۔ حافظ علم دین صاحب (۱۲) جماعت احمدیہ احمد نگر۔ حافظ محمد یوسف صاحب (۱۳) جماعت احمدیہ بہاولنگر۔ حافظ غلام حسین صاحب (۱۴) جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب ساہیوال (۱۵) جماعت احمدیہ سرگودھا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (۱۶) جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔ حافظ عبد الرشید صاحب (۱۷) چاہ لڈیانہ مشمولہ چنڈ بھروانہ۔ مقامی حافظ صاحب۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درس القرآن کے متعلق اعلان

ذیل کے نقشہ کے مطابق رمضان المبارک میں قرآن کریم کا مسجد مبارک ربوہ میں درس ہوگا۔

نمبر شمار	نام درس کنندہ	حصۂ درس قرآن کریم
(۱)	قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ	سورۃ الفاتحہ سے سورۃ المائدہ تک
(۲)	مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل	سورہ المائدہ سے سورہ یونس تک
(۳)	مولانا ظہور حسین صاحب فاضل	سورہ یونس سے سورہ مریم تک
(۴)	حافظ محمد رمضان صاحب فاضل	سورہ مریم سے سورۃ القصص تک
(۵)	ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب	سورۃ القصص سے سورۃ الاحقاف تک
(۶)	مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری	سورۃ الاحقاف سے سورۃ الناس تک

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

افغانستان پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے

نیویارک ٹائمز کا اداریہ

نیویارک ۱۴ اپریل۔ نیویارک ٹائمز نے اپنی ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں "پاکستانی سرحد" کے عنوان سے اپنے اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ " پاکستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں وریاستوں اور سرحدی علاقوں کو ملا کر ایک صوبہ بنایا جائے گا۔ یہ اعلان ہوتے ہی افغانستان نے پرزور احتجاج کیا۔ اور اس کے بعد نہ صرف کابل میں پاکستانی سفارت خانہ بلکہ قندھار میں بھی پاکستانی قونصل خانہ پر افغانیوں نے حملے کئے۔ افغانی باشندوں نے پشاور میں ہنگامے کئے۔ جس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن افغانستان نے افغانیوں کے اس مجمع کو پاکستانیوں کا مجمع ثابت کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان نے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے۔ اور حکومت پاکستان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان مذموم حرکتوں نیز پاکستان کے اندرونی معاملات میں اس بیجا مداخلت کی باضابطہ معافی مانگی جائے۔ ان تمام باتوں سے پاکستانی سرحد پر ایک اہم علاقہ میں ناخوشگوار کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ پشتونستان کے ڈھونگ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ بظاہر بعض افغانیوں کے جذبات کو پشتو بولنے والوں کی کسی قسم کی آزاد مملکت کے قیام کی تحریک سے بھڑکایا گیا ہے۔ لازمی طور پر ایک طاقتور اور متحد مغربی پاکستان اس انقلابی خواب کے پورا ہونے میں اور زیادہ رکاوٹ ثابت ہوگا۔ بعض افغانیوں اور قبائلی باشندوں کی زبان پشتو ہے۔ چنانچہ افغانیوں کی ناراضگی اس وجہ سے بھی ہے۔ کہ متحدہ مغربی پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی۔ " ایک آزاد یا خود مختار پختونستان" کا نظریہ بہرحال کبھی بھی حقیقت پر مبنی نہیں رہا ہے۔ اس قسم کی ریاست کا وجود اقتصادی طور پر ممکن نہیں ہے۔ اگر شمالی مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں کو دوسرے ہم زبانوں سے ملحق ہو جانے کی ترغیب بھی دی جائے۔ تو وہ ان تمام حقیقی فوائد سے انہیں محروم کر دیں گے۔ جو سرحدی علاقہ کو پاکستان کی جانب سے حاصل ہو رہے ہیں۔" مزید برآں پٹھانوں نے اپنی وفاداری کا ثبوت پاکستان کے حق میں دے دیا ہے۔ ایسے موقعہ پر سرحدی مسائل کو تازہ کرنے کی کوشش نہ صرف سراسر خلاف حقیقت بلکہ شر انگیز بھی ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ بیرونی طاقتیں اور افغانستان اس معاملہ میں اس غرض سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ کہ صرف اپنے مفاد کی خاطر انتشار اور کشمکش پیدا کریں "۔

مہاجرین کے مطالبات درج کرانے کے قواعد کا اعلان

کراچی ۱۴ اپریل۔ ہندوستان میں چھوڑی ہوئی غیر منقولہ املاک کے مطالبات کی رجسٹریشن کے قواعد کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ مطالبات رسیدی رجسٹری کے ذریعہ یا اصالتاً یا کسی اختیار یافتہ ایجنٹ کے توسط سے اس علاقہ کے رجسٹرنگ آفیسر کے یہاں رجسٹر کرائے جا سکتے ہیں۔ جہاں مطالبہ کرنے والا عام طور پر مقیم رہتا ہے۔ ایسے مطالبات کی رجسٹریشن کے لئے جن کی قیمت دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو۔ دو روپے کی فیس۔ دس ہزار روپے سے زیادہ اور ۲۵ ہزار روپے تک کی املاک کے مطالبات کی رجسٹریشن کے لئے تین روپے کی فیس۔ ۲۵ ہزار روپے سے زیادہ اور ۵۰ ہزار روپے تک کی قیمت والی املاک کے لئے ۵ روپے کی فیس۔ ۵۰ ہزار روپے سے زیادہ اور ایک لاکھ روپے کی قیمت تک کے املاک کے لئے دس روپے کی فیس ادا کرنی پڑے گی۔ اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ قیمت والی املاک کے مطالبات کی رجسٹریشن کی فیس ۱۵ روپے ہوگی۔ زرعی زمین کے مطالبات کی رجسٹریشن (بے خانماں اشخاص کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۵ء کی دفعہ (۲) کی شق (۶) کی تعریف میں آنے والی زرعی زمین کے مطالبات کی رجسٹریشن کے لئے کوئی فیس نہ دینا ہوگی۔ مطالبات کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں تمام فیس سرکاری خزانہ میں نقد جمع کرانا پڑے گی مطالبہ موصول کرنے کے بعد رجسٹرنگ افسر مطالبہ پیش کرنے والے کو باقاعدہ رسید بھیجے گا۔ رجسٹرنگ افسران ہر ہفتہ عام اطلاع کے لئے اپنے دفتروں کے نوٹس بورڈ پر گزشتہ ہفتہ کے رجسٹر کئے ہوئے مطالبات کی فہرست لگائیں گے۔

لندن ۱۴ اپریل۔ ۱۹۵۴ء میں کھانے کے کام آنے والے بناسپتی گھی کی عالمی سپلائی جنگ سے پہلے کے سالوں کے مقابلے میں فی کس حساب سے خاصی زیادہ رہی۔ دولتِ مشترکہ کی اقتصادی کمیٹی نے جو اعداد و شمار یہاں شائع کئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گزشتہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں م

● بناسپتی گھی کی عالمی پیداوار میں جنگ سے پہلے کے سال سے ۲۵ فی صدی اضافہ ہوا۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں پیداوار کی حالت اچھی رہنے کی توقع ہے۔ گو عالمی اسٹاک غالباً ایک سال پہلے کے مقابلے میں کم ہے۔

پاکستان کی خود مختاری میں عوام کسی مداخلت کو برداشت نہیں کریں گے

خاتون پاکستان کا بیان

کراچی ۱۶ اپریل۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری ملک بننے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا اور عوام پاکستان کی خود مختاری کے خلاف کسی مداخلت کو خواہ یہ اندرونی ہو یا بیرونی برداشت نہیں کریں گے۔

خاتون پاکستان نے کہا ہے کہ جمہوریت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب ملک میں قانون کے سامنے خلیفہ بادشاہ اور سب سے زیادہ طاقتور شخصیت کو بھی سر تسلیم خم کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا احترام ہر شخص پر لازم ہے۔ مس فاطمہ جناح نے کہا ہے کہ گزشتہ تین مہینوں سے پاکستان میں جو سیاسی تبدیلیاں ۔۔۔ رونما ہوئی ہیں اور جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے میں اس کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ ان کے سبب ہماری خود مختاری تک کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ عوام خاموش تماشائی کی طرح چپ چاپ کچھ دیکھ رہے ہیں اور اس کی وجہ سے ملک آج ایک آئینی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ اگر پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر کوئی آنچ آئی تو عوام اسے کسی صورت بھی برداشت نہیں کریں گے۔ وہ روح جس نے پاکستان کو جنم دیا تھا اب بھی موجود ہے۔ اور قوم اب بھی ہر خطرہ کا مقابلہ کر سکتی ہے مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ گزشتہ دو تین ماہ سے یہاں جو صورت حال کار فرما ہے وہ تحریک پاکستان کی روح اور روایات کے مطابق نہیں ہے جس کی وجہ سے موجودہ بحران پیدا ہو گیا ہے۔ ہمیں ان حالات کا فراخ دلی تحمل اور بے لوث حب الوطنی کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے۔ اس کے بغیر ہمارے لئے قومی وقار کا تحفظ اور موجودہ بحران کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ ممکن نہیں ہوگا۔

مس فاطمہ جناح نے کہا کہ قانون جمہوریت کی روح ہے۔ اگر اس کا احترام نہ کیا گیا تو یہ انتشار اور بد امنی کو جنم دے گا۔

پنڈت نہرو اور سردار نعیم خاں کی ملاقات

نئی دہلی ۱۰ مارچ افغانستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں نے گزشتہ شب پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے بنڈونگ کانفرنس میں پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کے سلسلہ میں موجودہ صورت حال پر بحث کا مسئلہ دونوں لیڈروں کے درمیان بات چیت کا موضوع تھا۔

(●) اقوام متحدہ کی ۱۹۵۴ء کی سالانہ کتاب میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ۱۴۲ ملکوں اور علاقوں کی شرح پیدائش کا حال درج ہے جو ۱۹۲۰ء سے ۱۹۵۳ء تک عرصہ پر مشتمل ہے۔

بنڈونگ میں عرب ممالک کو اسرائیل کا مسئلہ پیش کرنے سے روکا جائے

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبد الناصر نے کل دو گھنٹے تک بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے ساتھ عالمی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے کرنل ناصر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ عرب ممالک کو اس بات پر آمادہ کریں کہ بنڈونگ میں منعقد ہونے والی ایشیائی افریقی کانفرنس میں اسرائیل کا سوال نہ اٹھایا جائے۔

۹۴ قبائلیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

پاکستان سے وفاداری کا حلف

پشاور ۱۵ اپریل۔ ایلائی مہمند ایجنسی کے خنجا خیل قبائل کے مزید ۹۴ ارکان نے کل پولیٹیکل ایجنٹ مہمند قبائل کے سامنے پاکستان کی وفاداری کا حلف اٹھایا۔ اور پاکستان کی مخالفت سے دست بردار ہو کر پولیٹیکل ایجنٹ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ ان ۹۴ ارکان میں اس علاقہ کا ایک افغان وکیل بھی شامل ہے۔

مغربی جرمنی میں پانچ لاکھ پچاس ہزار مکان تعمیر کئے جائیں گے

برلن ۱۶ اپریل۔ مغربی جرمنی میں بڑھتی آبادی کیلئے پانچ لاکھ پچاس ہزار نئے مکان اس سال تعمیر کئے جائیں گے۔ کم سودی قرضے دے کر نجی عمارتوں کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ۱۹۵۴ء میں وفاقی جمہوریہ میں ۴ لاکھ ۵۰ ہزار نئے مکانات تعمیر ہوئے۔ گزشتہ سال جنگ کے بعد سب سے زیادہ پانچ لاکھ اسی ہزار مکان تعمیر ہوئے۔ . . . . گزشتہ پانچ سال میں کل ۲۴ لاکھ ۸۰ ہزار مکان تعمیر ہوئے ہیں۔

دنیا میں شرح پیدائش جنگ کے بعد نقطۂ عروج سے نیچے آ گئی ہے

اقوام متحدہ ۱۶ اپریل دنیا میں شرح پیدائش عالمگیر جنگ کے بعد دو مرتبہ اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گئی تھی۔ اور اب اگرچہ شرح پیدائش میں نسبتاً کمی واقع ہو گئی ہے پھر بھی زیادہ ملکوں میں ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں یہ شرح زیادہ ہے۔ شرح پیدائش کے متعلق تفصیل

سعودی عرب اور سوڈان کے وزرائے اعظم کی گورنر جنرل سے ملاقات

کراچی میں مختصر قیام کے بعد دونوں وزرائے اعظم بانڈونگ روانہ ہوگئے

کراچی ۱۶ اپریل - سعودی عرب کے وارث تخت اور وزیر اعظم امیر فیصل اور سوڈان کے وزیر اعظم اسماعیل الازہری مجوزہ افریشیائی کانفرنس میں دونوں اپنے اپنے ملک کے اعلیٰ نمائندے ہوں گے

معلوم ہوا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم نے کل گورنر جنرل مسٹر غلام محمد سے ملاقاتیں کیں۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم امیر فیصل کراچی میں چار گھنٹے قیام کے بعد تیسرے پہر اپنے وفد کے ہمراہ افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے بانڈونگ روانہ ہوگئے۔ دوپہر کا کھانا انہوں نے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کے ساتھ کھایا۔

سوڈان کے وزیر اعظم مسٹر اسماعیل الازہری نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے بھی ملاقات کی اس کے بعد انہوں نے دوپہر کا کھانا بھی انہی کے ساتھ کھایا اور چائے گورنر سندھ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ کے ساتھ پی۔ افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے وہ اپنے وفد کے ہمراہ کل رات بانڈونگ روانہ ہوگئے۔ کانفرنس میں وہ اپنے ملک کے وفد کی قیادت کریں گے۔

اعلان نکاح

عزیزہ انور بیگم بنت چودھری عبدالحکیم خاں آف سرگودھا ولد چودھری بشارت علی خانصاحب حال لائلپور کا نکاح چودھری نذیر احمد خاں صاحب آف سرگودھا ولد چودھری فضل احمد خانصاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ پانچ سو روپیہ مہر پر چودھری عبدالغنی صاحب آف کیمبل پور نے مورخہ ۱۵ اپریل کو قبل نماز جمعہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے فریقین کے لئے مبارک اور بابرکت کرے۔ اور اس کے نتائج دین اور دنیا میں جماعت احمدیہ کے لئے بابرکت ہوں۔ آمین یا رب العالمین

بعد نماز جمعہ تقریباً ۴½ بجے رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ جبکہ فریقین کے احمدی اور غیر احمدی اکثر رشتہ دار اس تقریب میں تشریف فرما تھے۔

برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ٹیلی کمیونیکیشن بورڈ کا اجلاس

لنڈن ۱۶ اپریل - اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو لنڈن میں دولت مشترکہ کے ٹیلی کمیونیکیشن بورڈ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان تار ٹیلیفون اور وائرلیس سروسوں کی مزید سہولتوں کے سوال اور ان کی ترقی سے متعلق تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کراچی سندھ اور بلوچستان سرکل کے پوسٹ ماسٹر جنرل مسٹر محمد حسین کریں گے۔

باہمی تجارتی معاہدہ

لاہور ۱۶ اپریل - چار سو کے قریب سکھ یاتری جو پنجا صاحب راولپنڈی اور ننکانہ صاحب گوردواروں کی زیارت کے لئے آئے تھے کل صبح ٹرین پر بھارت واپس گئے۔ روانگی سے پہلے انہوں نے کچھ وقت لاہور کی سیر پر بھی صرف کیا

زائرین کے قائد سردار گیان سنگھ۔ سردار گوربخش سنگھ۔ سردار ہری سنگھ نندا اور سردار ہرنام سنگھ نے روانگی سے قبل ایک مشترکہ بیان میں اس ضرورت پر زور دیا کہ دونوں حکومتیں ایک تجارتی معاہدہ کریں۔ کیونکہ اس طرح دونوں ملک کچھ سے کم اپنے اقتصادی مسائل حل کر لیں گے۔

مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل کا ملاپ

کراچی ۱۶ اپریل۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب اور بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر مہر چند کھنہ قصور فیروزپور کھوکھراپار کے راستے یکم جون ۱۹۵۵ء سے ریلوں کی آمد و رفت دوبارہ کھولنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔

یہاں ان کا ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسی تاریخ سے لاہور اور کلکتہ کے درمیان امرتسر کے راستے ریلوں کی آمد و رفت شروع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

دونوں وزراء کے درمیان متعدد ملاقاتیں ہوئیں جن میں (۱) مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریلوے مواصلات کی ترقی اور (ب) آسام اور مغربی بنگال کے درمیان مشرقی پاکستان کے راستے ریلوں کی آمد و رفت دوبارہ بحال کرنے پر غور کیا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لاہور دہلی، لاہور بمبئی (براستہ دہلی) حیدرآباد سندھ اور احمدآباد کھوکھراپار) کے درمیان مسافر گاڑیاں چلانے کے لئے بھی تفصیلات طے کی جائیں گی۔

گورنر جنرل نے آئینی کنونشن کے انعقاد کا حکم دے دیا

پہلا اجلاس دس مئی کو مری میں منعقد ہوگا

کراچی ۱۶ اپریل - گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے کل ایک حکم کے ذریعہ ایک آئینی کنونشن طلب کیا ہے۔ جس کا پہلا اجلاس دس مئی کو ۱۱ بجے ہوگا۔ اور اس کے بعد کنونشن جہاں طے کرے گا۔ وہاں اس کا اجلاس ہوگا۔ کنونشن کے نئے صدر کے انتخاب تک گورنر جنرل خود اس کی صدارت کریں گے۔ کنونشن میں ساٹھ ارکان شریک ہوں گے۔ جن میں سے سات ارکان مشرقی بنگال اسمبلی کے غیر مسلم رکن منتخب کریں گے۔ باقی ۵۳ ارکان میں سے مشرقی بنگال اسمبلی ۲۳ پنجاب اسمبلی ۱۶- صوبہ سرحد کی اسمبلی ۳ اور سندھ اسمبلی ۴ ارکان منتخب کرے گی۔ اس طرح کل ۴۶ ارکان ہوتے ہیں۔ باقی سات گورنر جنرل نامزد کریں گے۔ نامزدگی کی بنیاد یہ ہوگی۔ کہ بلوچستان جس میں بلوچستان کی ریاستی یونین بھی شامل ہے، سرحدی ریاستیں ریاست خیرپور بہاولپور اور کراچی کا ایک ایک نمائندہ نامزد کیا جائیگا۔ قبائلی علاقوں کے دو نمائندے ہوں گے۔ جب تک کنونشن اپنے ممبروں میں سے صدر نہیں چن لیتا۔ کنونشن کا پہلا اجلاس اس آدمی کی صدارت میں ہوگا۔ جس کو گورنر جنرل نامزد کریں گے۔ کنونشن کے فیصلے ووٹوں کی اکثریت پر کئے جائیں گے۔ اگر اس کو جلدی نہ توڑا گیا۔ تو اس کے پہلے اجلاس کے چھ ماہ بعد وہ خود بخود ٹوٹ جائیگی۔ کنونشن کے لئے پاکستان کا ہر باشندہ بشرطیکہ وہ حاضر دماغ ہو۔ اور ۲۵ سال سے زیادہ عمر کا ہو۔ نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔ کنونشن کے لئے انتخابات خفیہ بیلٹ کے ذریعہ ہوں گے۔

کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے اختیارات

ذیلی کمیٹی کے ارکان کا غور و خوض

لاہور ۱۶ اپریل۔ مغربی پاکستان کے بورڈ آف ریونیو کے نامزد ارکان اور ڈویژنوں کے نامزد کمشنروں کی ذیلی کمیٹی نے میونسپل۔ مال اور دوسرے قوانین کے تحت نئے صوبے کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو اختیارات تفویض کرنے کے سوال پر غور کیا۔

مختلف محکموں کے مرکزی اور علاقائی دفاتر کے لئے عملہ منتخب کرنے والی کمیٹی نے جو ۱۸ اپریل تک اپنا کام ختم کرنا چاہتی ہے۔ اپنا کام کل بھی جاری رکھا۔

افغانستان کے لئے روسی فوجی امداد

لنڈن ۱۶ اپریل۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت امریکہ کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ روس نے افغانستان کو پیشکش کی ہے۔ کہ پاکستان نے اس پر حملہ کیا۔ تو روس اسکی امداد کرے گا۔ یہ خبریں عرصہ سے آ رہی ہیں۔ کہ روسی ارباب اختیار افغانستان میں اقتصادی طور پر مضبوطی سے اپنے قدم جما رہے ہیں۔ اور افغانستان میں بھی اپنی جماعت قائم کرنے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔

شاہ افغانستان نیا وزیر اعظم مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں

کراچی ۱۶ اپریل۔ کابل میں مقیم غیر ملکی سفارتی نمائندوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ افغانستان کے شاہ محمد ظاہر شاہ نے امریکہ برطانیہ اور ترکیہ کے سفیروں کو اطلاع دی ہے کہ وہ موجودہ وزیر اعظم سردار داؤد خاں کی جگہ ان کے پیشرو سردار شاہ محمود خاں کو دوبارہ وزیر اعظم مقرر کرنے پر تیار ہیں۔ شاہ افغانستان نے اس کے بدلے ان تینوں طاقتوں سے اس یقین دہانی کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ افغانستان پر اگر کوئی ملک حملہ کرے۔ تو یہ تینوں اس کی پوری مدد کریں گے۔ امریکی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے یہاں بتایا۔ کہ واشنگٹن اور لندن کو شاہ کی درخواست کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ اور وہاں کے جواب کا انتظار ہے۔

راولپنڈی اور لاہور میں زلزلے کے جھٹکے

لاہور ۱۶ اپریل۔ راولپنڈی میں کل زلزلے کے دو جھٹکے محسوس کئے گئے۔ پہلا جھٹکا پونے نو بجے اور دوسرا تقریباً ایک گھنٹے بعد دونوں جھٹکے چند سیکنڈ تک جاری رہے۔ لیکن تاحال کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ لاہور میں بھی قریب قریب اسی وقت زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

ناصر۔ نہرو اور نعیم رنگون میں

رنگون ۱۶ اپریل۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر بنڈونگ جاتے ہوئے کل طیارے پر یہاں پہنچے۔ افغانستان کے نائب وزیر اعظم سردار نعیم خاں بھی ان کے ساتھ یہاں پہنچے